حقائق تحریک بالاکوٹ مؤلف: شاہ حسین گردیزی : ناشر: مجلس اتحاد اسلامی ، اخوند مسجد، کھارادر کراچی ۲۔ قیمت درج نہیں۔

ایک خاص گروہی نقطۂ نظر کے لوگ جو تحریک مجاہدین اور سید احمد شہید کے خلاف شدید تکدر رکھتے ہیں، اُن کی ترجمانی اس مختصر کتاب میں انتہا پسندانہ اور کسی قدر مناظرانہ انداز میں کی گئی ہے۔

اسی برصغیر میں اُٹھنے والی اور خاص پاکستانی علاقے میں تجلیاتِ جہاد دکھانے والی تحریک جہاد جس کا اثر بعد کی تمام اسلامی تحریکوں پر ہوا ہے۔ اور جس کے اثرات تشکیلِ پاکستان میں بھی دخیل ہیں۔ اس کے خلاف یہ اوراق ایک شدید قسم کا تردیدی حملہ ہیں۔ تاریخ کے اسٹیج پر لاکھوں عوام کے سامنے آ کر کام کرنے والی شخصیات کے خدوخال نہ صرف ہم عصروں پر واضح ہوتے ہیں بلکہ بعد کے ادوار میں بھی نمایاں رہتے ہیں۔ ایسی کسی بھی شخصیت اور اس کی برپا کردہ تحریک کا اوّلین صحیح تر انعکاس اُس کے ساتھ کام کرنے والوں پر پڑتا ہے۔ ایسے تمام لوگوں کی تحریریں اور تذکرے بہترین تاریخی ماخذ ہوتے ہیں اور بعد کے مؤرخ انہی کو اہمیت دیتے ہیں۔ مثلاً مولانا جعفر تھانیسری جن کی قربانیاں انتہا کو پہنچیں، ان کی شہادت اوّل درجہ رکھتی ہے۔ پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اعلیٰ درجے کے ثقہ اصحاب نے کیا مؤرخانہ کام کیا ہے۔ مثلاً مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا مسعود عالم ندوی اور ان دونوں کے بعد جناب غلام رسول مہر نے حوالوں اور سندوں کے ساتھ ضخیم کتابیں لکھیں۔ ان سب کے بالمقابل کسی شخص کا مرزا حیرت دہلوی کو مدارِ فکر بنا لینا جو نہ عالمِ دین تھے اور نہ بے لاگ محقق، اس کے کیے ہوئے کام کو بے وقعت بنا دیتا ہے۔

گردیزی صاحب کے چند ارشادات:-

— "اس تحریک بالاکوٹ کا قرآن و سنّت سے تو کوئی تعلق نہیں"۔ (ص ۱۳)

— "جناب غلام رسول مہر........ دروغ نویسی سے بھی گریز نہیں کرتے"۔ (ص ۱۴)

— "سید صاحب...... قرآن حکیم کی چند سورتوں کے علاوہ ناظرہ قرآن بھی نہیں پڑھ سکتے تھے" (ص ۲۵)

— "جنہوں نے کریما کا پہلا مصرعہ کریما بہ بخشائے بر حالِ ما، تین روز میں یاد کیا اور پھر بھی بھول جاتے"۔ (ص ۲۵)

— "جنہیں تعلیم دینے سے شاہ عبدالعزیز عاجز آ چکے تھے"۔ (ص ۲۵)

— "سید صاحب کو بزرگی اور بڑائی کی ڈینگیں مارنے کا بہت شوق تھا" (ص ۳۰)

— "اگر آپ یوں کہہ لیں کہ دعوتِ طعام کے لیے در بدر پھرتے رہے تو بیجا نہ ہوگا"۔ (ص ۴۰)

— "مگر حصولِ زر کے لیے مکہ مکرمہ جیسے مقام پر بھی کیمیا گری کرتے رہے"۔ (ص ۶۱)

— "انہیں سے معلوم ہوا کہ لوگ عام طور پر سید صاحب کو انگریزوں کا جاسوس سمجھتے ہیں" (ص ۶۵)

— "متذکرہ عبارت پر مؤلف کا نوٹ ہے کہ" آخر عام لوگوں میں جو شہرت ہوتی تو اس کی کوئی بنیاد ضرور ہے"۔ (ص ۷۵)

— (جنگ شیدو کے زیرِ عنوان) "۳۰، ۳۵ ہزار سکھوں کے مقابلے سے ایک لاکھ اصحابِ نیل میدانِ جنگ سے ایسے بھاگے کہ ایک دوسرے کو روندے چلے جا رہے تھے" (ص ۹۱)

— (مجاہدین کے متعلق) "وہ دُنیا پرست تھے، علماء سُوء تھے"۔ (ص ۱۲۳)

— "سید صاحب اور وہابی مجاہدین کی مخالفت کا سبب وہابیانہ عقائد اور قاضیوں کی بدکرداری تھی"۔ (ص ۱۲۶)

— "سید صاحب سکھوں کی شکست سے اتنے خوش نہ ہوتے تھے جتنے مسلمانوں کی شکست سے مسرور ہوتے"۔ (ص ۱۳۴)

پوری کتاب تو نقل نہیں کی جا سکتی، بس ان چند شگوفوں سے پوری بہارِ گلستان کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کے شرف کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس کے پانچ تقریظ نگاروں میں اوّل نام جناب پیر محمد کرم شاہ الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف کا ہے۔

بیسویں صدی کی اسلامی تحریکیں | از استاد شہید آیت اللہ مرتضیٰ مطہری۔ ترجمہ ڈاکٹر ناصر حسین نقوی۔ ناشر: انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ بہ تعاون رائیزنی سفارت جمہوری اسلامی ایران۔ راولپنڈی (غالباً برائے مفت تقسیم)۔

---

۱ ظاہر ہے کہ آج تک جتنی بھی بڑی تحریکیں دین کے لیے اٹھی ہیں، اُن کے خلاف اسی طرح کے شبہات پھیلائے جاتے رہے ہیں۔ (مدیر)